

امام زہری اونٹ کے پیشاب کے بارے میں فرماتے ہیں:

قد كانت المسلمون يتناولون
بها فلا يرون بذالك بأساً
مسلمان اس کے ذریعے علاج کرتے تھے، اس میں
وہ کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

اس حدیث سے امام مالک، امام احمد اور بعض دوسرے لوگوں نے یہ استدلال
کیا ہے کہ اونٹ کا پیشاب اور فضلہ (گوہر) پاک ہے، ان حضرات نے اونٹ ہی پر تمام
ماکول اللحم و جن کا گوشت کھایا جاتا ہے) جانوروں کو بھی قیاس کیا ہے، ان کا پیشاب
اور فضلہ بھی ان کے نزدیک پاک ہے۔

علامہ ابن قدامہ حنبلی کہتے ہیں:

لشأن النبي صلى الله عليه وسلم
ان يشربوا من ابوال ابل
التجسس لا يباح شربه ولو ابيع
مباح نہیں ہو سکتا۔ اگر ضرورتاً مباح کیا گیا تھا
تو غار کے وقت آپ ان کو اس کے نشان و صورت کیلئے کہتے۔
اذ لا اس ادوا للصلوة

کہا جاتا ہے کہ اگر یہ نجس تھا تو غار کے لئے ان کو وضو کا اور پیشاب کے نشانات
دھونے کا حکم دینا اس لئے ضروری تھا کہ وہ نئے نئے مسلمان تھے۔ یہ استدلال اسی وقت
صحیح ہو سکتا ہے جبکہ یہ مان لیا جائے کہ عرقینہ والے جس وقت غار پر پہنچے تھے اس وقت
اونٹ کے پیشاب کے نشانات ان کے منہ یا تھوہ وغیرہ پر ہوتے تھے، حالانکہ یہ امکان
بہت بعید ہے، اس لئے کہ گندگی کے لگنے کے بعد آدمی بالعموم فوراً اسے صاف

لہ بخاری، کتاب الطب، باب لبان الاتن ۳۵۷/۲۳۵ ۳۵ ابن قدامہ

المغنی ۳۳/۱

کر لیتا ہے، اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ نماز کے وقت گنہگار کے نشانات ہوتے تھے تو اس امکان کو بالکل نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ شریعت نے اس سلسلے میں جو حقوق سی گندگی لگ جاتی ہے اسے نظر انداز کیا ہو۔

امام شافعی اور بعض دوسرے بزرگوں کی رائے یہ ہے کہ جانوروں کا پیشاب اور فضلہ نجس ہے۔ تبیلہ عربیہ والوں کو بطور علاج اس کے استعمال کی اجازت دی گئی تھی، امام نووی فرماتے ہیں:-

وامام مالک کے ماننے والوں اور امام احمد نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے، اس کا پیشاب اور فضلہ پاک ہیں۔ لیکن ہمارے اصحاب و شوافع نے اذران لوگوں نے جو کہ ان دونوں چیزوں کی نجاست کے قائل ہیں اس کا یہ جواب دیا ہے کہ تبیلہ عربیہ والوں کا پیشاب استعمال کرنا علاج کیلئے تھا اور یہ سوائے شراب و سکر کے سب ہی چیزوں کا جائز ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے ہم خیال اصحاب کے نزدیک سوائے شراب و سکر کے سب ہی نجس چیزیں دوا کے لئے استعمال ہو سکتی ہیں۔ شراب کے بارے میں آگے چل کر ہم بحث کریں گے۔

۱۔ نووی شرح مسلم ۵/۲۷۸ جانوروں کا پیشاب اور فضلہ پاک ہی یا ناپاک، اس سلسلے میں فقہاء کے خیالات سے امام شوکانی نے بڑی تفصیلی اور تنقیدی بحث کی ہے، ملاحظہ ہو فی الاوطار ۱/۵۹-۶۲

گنجائش بھی فقہ حنفی میں پائی جاتی ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک اونٹ کا پیشاب اور گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے
 امام ابو یوسف فرماتے ہیں: دوا کے لئے ان چیزوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے، جانوروں
 کے پیشاب کے بارے میں ان کی رائے یہ ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا
 جاتا ہے ان کا پیشاب بھی پیا جاسکتا ہے۔ فقہ ابو اللیث کی بھی یہی رائے ہے۔
 نہایت یہی تہذیب کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان طبیب
 پیشاب خون اور مردار کے استعمال کو شفا یابی کے لئے ضروری قرار دے اور
 مباحات میں اس کا بدل موجود نہ ہو تو مرغن اسے استعمال کر سکتا ہے، لیکن اگر
 طبیب کی یہ رائے ہو کہ محرمات کے استعمال سے شفا جلد حاصل ہوگی اور مباحات
 کے استعمال سے اس میں تاخیر ہوگی تو اس سلسلے میں دو رائیں ہیں۔ ایک رائے یہ ہے
 کہ اس صورت میں بھی مرغن اسے استعمال کر سکتا ہے اور دوسری یہ ہے کہ اس کا
 استعمال صحیح نہیں ہے، درمستی میں ہے کہ فقہ حنفی کا مر ایک اس کے خلاف ہے۔
 فقہ حنفی کا عام اصول یہی ہے کہ محرمات کے ذریعے علاج نہیں ہو سکتا۔ غالب
 درمستی میں اسی کا حوالہ دیا گیا ہے، لیکن یہاں ایک مخصوص صورت حال زیر بحث ہے
 یہ بات وثوق سے نہیں کہی جاسکتی کہ فقہ حنفی میں اس کے خلاف بھی کوئی مباحثہ ہے
 یا نہیں؟ اگر ہر بھی تو تہذیب کے بیان کو فقہ حنفی کی ایک رائے کی حیثیت ضروری
 جاسکتی ہے۔

ابن عربی مالکی، مردار کے استعمال کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس کے استعمال کی دو
 شکلیں ہو سکتی ہیں: ایک یہ کہ اسے ہلا کر اس کی شکل بدل دی جائے۔ مالکیہ میں

© rasailojaraid.com

ابن حبيب کہتے ہیں کہ اس کے ذریعے علاج بہانہ ہے اور اسے لگا کر نماز پڑھی جاسکتی ہے، ابن اجنون کے نزدیک یہ رائے ذرفی نہیں ہے۔ مرتکب (جو مرد ارکی بڑیوں سے بڑایا جاتا ہے، اس کے بارے میں امام مالک سے منقول ہے کہ اگر اسے زخم پر استعمال کیا جائے تو دھیرے سے پہلے نماز نہ پڑھی جائے۔ دوسری شکل یہ ہے کہ مرد ار کو اپنی اصل شکل میں استعمال کیا جائے۔ ابن تنون کہتے ہیں کہ مرد ار کے لئے مرد ار یا خنزیر کا استعمال کسی حال میں صحیح نہیں ہے۔ ان راینوں کو نقل کیا کہ ابن عربی مالکی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک صبح بات یہ ہے کہ ان میں سے کسی بھی چیز سے ان علاج نہیں کر سکتا اس لئے کہ اس کا بدل مباحات میں موجود ہے، فقر و فاقہ میں بھی ان کا استعمال اسی وقت جائز ہوتا ہے۔ جب کہ ان کا کھانا بدن نہیں ہوتا اور نہ دواہی کی طرح ان کا استعمال ناجائز ہوگا۔ اگر مرد ار کو جلا کر اس کی شکل بدل بھی دی جائے تو پھر حال وہ خبث ہی ہوگا۔

اس لئے ہر مطالبہ یہ ہے کہ دوا کے لئے محرمات کے استعمال پر آدمی اس لئے مجبور نہیں ہے کہ مباحات میں ان کا بدل موجود ہے لیکن اگر بدل موجود نہ ہو تو ان اصول کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح فقر و فاقہ میں ان کا استعمال جائز ہوتا ہے، مرض میں بھی جائز ہونا چاہیے۔

تزیاق کے استعمال سے ایک حدیث میں منع کیا گیا ہے یہ علامہ ابن اثیر نے فرماتے ہیں،

ابن عربی: احکام القصران ۱/۲۶۷ سے ابرار دواؤد، کتاب

اکتوبر ۱۹۸۷ء

۴۰

برہان دہلی

اَنَّمَا كَرِهَ مِنْ اَجَلٍ مَا
يَقَعُ فِيهِ لَحُومٌ اَلَا فَاَعَى
وَالْخَمْرُ وَهِيَ حَرَامٌ نَجَسَةٌ
آپ نے اس لئے منع فرمایا کہ اس میں
سانپ کا گوشت اور شراب پڑتی تھی،
یہ چیزیں حرام اور نجس ہیں۔

علامہ مناوی کہتے ہیں کہ اگر علاج کے لئے تریاق کا بدل موجود نہ ہو اور
استعمال ضروری ہو جائے تو وہ استعمال ہو سکتا ہے۔ فرماتے ہیں :-

يَحْسَبُ مَشَابِغُ التَّرْيَاقِ
لِنَجَاسَتِهِ اِلَّا اِذَا لَمْ يَلْقَ
غَيْرُهُ مَقَامَهُ
تریاق کی نجاست کی وجہ سے اس کا
پینا حرام ہے الا یہ کہ کوئی دوسری چیز
اس کے قائم مقام موجود نہ ہو۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے علاج کو اضطرار نہیں مانا ہے
ان کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اگر کوئی قابل اعتماد شخص (معالج) کسی حرام چیز کو بطور
دوا تجویز کرے تو وہ اضطرار میں جاتا ہے، جو چیز اضطرار کے تحت جائز
قرار دی جائے اسے حرام نہیں کہا جاسکتا، اس لئے کہ اللہ کا قول ہے :-
وَقَدْ فَضَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ
اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ
اللہ نے جن چیزوں کو تم پر حرام کیا ہے اس نے
اسکو تفصیل سے تمہیں بتا دیا جو مکر وہ بھی جب تم
مجبور ہو جاؤ تو حلال ہیں۔ (الانعام ۱۱۹)

جس چیز کے لئے آدمی مجبور ہو جائے وہ حرام نہیں رہتی، جیسے مضطر کیلئے
مردار کا کھانا حرام نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم
اس کا مطلب یہ ہے کہ علاج کے سلسلے میں بھی اضطرار پیدا ہو سکتا ہے۔

۱۔ التہامیہ فی غریب الحریث ۱/۱۱۳ ۲۔ التیسیر بشرح الجامع الصغیر ۲/۳۲۷
۳۔ فتح الباری ۱/۱۳۵

اور جب پیدا ہو جائے تو محرمات حلال ہو جائیں گے، علامہ ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انسان ہو یا کوئی بھی جانور اور پرندہ، چاہے وہ ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول اللحم ان کے پیشاب اور فضلہ کا استعمال حرام ہے، البتہ اگر علاج کے لئے ان کی ضرورت ہو یا ان کے استعمال پر کسی کی طرف سے مجبور کر دیا جائے یا (شدید) بھوک اور پیاس لاحق ہو تو ان کا استعمال ہو سکتا ہے۔

قبیلہ عربینہ سے متعلق واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس سے یقینی طور پر یہ بات معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک بیماری میں دو اے کے طور پر ارنٹ کے پیشاب کے استعمال کا حکم دیا تھا، چنانچہ اس سے ان کی صحتیں ٹھیک بھی ہو گئی تھیں، علاج کی حیثیت ایک ضرورت کی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرُّنَا إِلَيْهِ وَهِيَ اس کے لئے حرام نہیں رہتی۔

جن لوگوں کے نزدیک دو اے محرمات کا استعمال جائز ہے امام رازی نے ان کے جو دلائل بیان کئے ہیں ان میں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ امام ابو حنیفہ نے ضرورت کی بناء پر ایک درہم کی مقدار میں نجاست کو قابل معافی سمجھا ہے اور امام شافعی نے بٹو اور مچھر کے خون کو نظر انداز کیا ہے بیماری بھی ایک ضرورت ہے اسلئے اس میں بھی ناجائز کو جائز ہوتا چلے ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن مصلحت کے تحت فقر و فاقہ میں مردار کھانے کی اجازت دی ہے مصلحت بیماری میں بھی موجود ہے (یعنی انسانی جان و بقا کا تحفظ) لہذا بیماری میں اس کے استعمال کی اجازت ہونی چاہئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمر تاکہ ذریعہ علاج کو جہاں بعض لوگوں نے مصلحتاً ناجائز کہا ہے وہیں بعض لوگوں نے احساس وقت جائز قرار دیا ہے جیکہ اس کا کوئی بدلہ موجود نہ ہو، بظاہر ہی لائے ورنہ ہی۔ اس لئے کہ احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ (باقی آئندہ)

۱۷۸/۱ حرم ۱۷۸۵ء حوالہ سابق ص ۱۷۵ التفسیر الکبیر ۲/۹۳ -